سوال

(119) غصے کی حالت میں طلاق

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میں فطری طور پر ایک نہایت غصہ والا شخص ہوں۔ جب مجھے غصہ آتا ہے تو اپنے آپ پر قابو نہیں رہتا۔ اکثر اس غصہ کی وجہ سے بیوی سے میرا جھگڑا ہوتا رہتا ہے۔ اور میں ایک سے زائد بار اسے شدید غصہ کی حالت میں طلاق دے چکا ہوں حالانکہ طلاق دینا میرا مقصد نہیں تھا اور نہ میں نے اس بارے میں کبھی سوچا ہے۔ دو طلاق دینے کے بعد بعض اہل علم حضرات نے فتویٰ دیا کہ میں ان دو طلاقوں کے بعد بھی بیوی کی طرف رجوع کر سکتا ہوں۔ کچھ دنوں کے بعد پھر شدید جھگڑا ہوا اور میں نے پھر طلاق دے دی اب اہل علم کہتے ہیں کہ حلالے کے بغیر میری بیوی میرے لیے جائز نہیں ہے۔ اب میں بڑی مشکل میں ہوں۔ میری ازدواجی زندگی تباہ ہوتی نظر آرہی ہے۔ اس تباہی سے نکلنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

سب سے پہلے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ حلالہ اگر قصداً صرف اس لیے کیا جائے کہ بیوی اپنے پہلے شوہر کی طرف لوٹ آئے تو یہ حرام ہے اور اس پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے اور حلالہ کروانے والے پر لعنت بھیجی ہے۔ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن خطاب فرماتے ہیں کہ اگر میرے پاس ان دونوں کو لایا جائے تو میں انہیں سنگسار کردوں۔

چنانچہ آپ اگر حلالے کا انتظام محض اس لیے کریں کہ آپ کی بیوی آپ کی طرف لوٹ آئے تو یہ ایک حرام کام ہوگا۔

اب میں اصل سوال کا جواب دیتا ہوں۔

غصہ کی تین قسمیں ہیں۔

1۔ ایک وہ غصہ ہوتا ہے جو ذرا ہلکا ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں انسان کے ہوش وحواس اور عقل قابو میں رہتے ہیں۔ اس غصہ کی حالت میں وہ جو کچھ کہتا ہے یا کرتا ہے سوچ سمجھ کر کرتا ہے۔ اس قسم کے غصہ میں اگر کوئی شخص طلاق دیتا ہے تو تمام فقہاء کے نزدیک طلاق واقع ہوجاتی ہے۔

2۔ دوسرا غصہ وہ ہوتا ہے جو انتہائی شدید ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں انسان اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہے اور عقل قابو میں نہیں رہتی۔ غصہ اتنا شدید ہوتا ہے کہ ایسی حالت میں انسان بلا سوچے سمجھے کچھ بھی کر سکتا ہے۔ حالانکہ ایسا کرنے کا اس کا کوئی ارادہ نہیں ہوتا ہے۔ اس قسم کے غصے میں تمام فقہاء کے نزدیک طلاق واقع نہیں ہوتی ہے۔

3۔تیسرا غصہ وہ ہوتا ہے جوان دونوں حالتوں کے درمیان ہوتا ہے۔ نہ بہت دھیما اور ہلکا ہوتا ہے اور نہ اتنا شدید کہ غصے سے انسان پاگل ہوجائے۔ اس قسم کے غصہ میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ اس سلسلے میں فقہاء کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک واقع ہوجاتی ہے اور بعض کے نزدیک نہیں ہوتی۔

میری نظر میں راجح قول یہ ہے کہ ایسی حالت میں طلاق واقع نہیں ہوتی ہے۔ درج ذیل دلائل کی بنا پر:

الف: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَاطَلَاقَ وَلَاعَتَاقَ فِي إِغْلَاقٍ" (مسند احمد، ابوداوٴد، حاکم)

''اغلاق کی حالت میں نہ طلاق ہوتی ہے اور نہ غلام کی آزادی''

شارحین نے اغلاق کی تعریف کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس سے مراد ہے شدید غصہ یا زبردستی۔ یعنی اگر کسی نے غصہ کی حالت میں طلاق دی یا کسی کی زبردستی کی وجہ سے طلاق دی تو طلاق واقع نہیں ہوتی۔

ب: اللہ کا فرمان ہے:

لَايُؤَاخِذُكُمُ اللَّهُ بِاللَّغْوِ فِي أَيْمَانِكُمْ ...سورۃ البقرۃ ٢٢٥

''یعنی اللہ تمہاری پکڑ لغو یمین میں نہیں کرتا ہے''

ج: حقیقت یہ ہے کہ غصہ کی حالت میں انسان صحیح فیصلہ کرنے سے عاجز ہوتا ہے۔ اس لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"لَايَقْضِي الْقَاضِي وَهُوَ غَضْبَانُ"

''یعنی قاضی غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ دے''

حقیقت یہ ہے کہ طلاق بھی ایک قسم کا فیصلہ ہوتا ہے۔ بیوی کے سلسلے میں اس کے لیے جائز نہیں کہ وہ غصہ کی حالت میں طلاق دے۔ اگر دے دیتا ہے تو مناسب بات یہی ہوگی، اس طلاق کا اعتبار نہ ہو۔

د: نشے کی حالت میں طلاق نہ واقع ہونے کے سلسلے میں جو بھی دلیلیں میں نے پچھلے فتوے میں پیش کی تھیں، وہ ساری دلیلیں یہاں بھی پیش کی جاسکتی ہیں۔ بلکہ غصے کی حالت تو نشے کی حالت سے بھی بدتر ہوتی ہے کیوں کہ شرابی کبھی اپنے آپ کو قتل نہیں کرسکتا اور نہ اپنے بچے کو بلندی سے نیچے پھینک سکتا ہے۔ لیکن غصے کی حالت میں انسان ایسا کرسکتا ہے۔

آخر میں واضح کرتا چلوں کہ وہ کون سا غصہ ہے جس میں طلاق واقع نہیں ہوتی ہے۔

علامہ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی رائے کے مطابق یہ وہ غصہ ہے جس میں انسان اپنے ہوش وحواس کھو بیٹھے اور وہ بغیر کسی ارادے کے کچھ بھی کرسکتا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ غصے کی حالت میں وہ کچھ ایسی حرکتیں کرتا ہے، جو نارمل حالت میں نہیں کرسکتا۔ اور اس کی علامت یہ بھی ہے کہ غصہ ختم ہوجانے کے بعد انسان کو اپنی ان حرکتوں پر شرمندگی اور ندامت ہو جو اس غصے کی حالت میں کی ہو۔ اگر غصہ ختم ہوجانے کے بعد طلاق کے فیصلہ پر نادم ہے۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ہرگز طلاق دینے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی یوسف القرضاوی

عورت اور خاندانی مسائل، جلد: 1، صفحہ: 282

محدث فتویٰ